ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو

اُولِی الْاَمْر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہیں۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو۔ اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے۔ وہ ہم میں سے ہے۔ اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے۔ کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں۔ اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے دینی مقاصد کے حائج نہیں ہیں۔ بلکہ ہم کو ان کے وجود سے بہت آرام ملا ہے۔ اور ہم خیانت کریں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ انگریزوں نے ہمارے دین کو ایک قسم کی وہ مدد دی ہے۔ کہ جو ہندوستان کے اسلامی بادشاہوں کو بھی میسر نہیں۔ کیونکہ ہندوستان کے بعض اسلامی بادشاہوں نے اپنی کوتاہ ہمتی سے صوبہ پنجاب کو چھوڑ دیا تھا۔ اور ان کی اس غفلت سے سکھوں کی متفرق حکومتوں کے وقت میں ہم پر اور ہمارے دین پر وہ مصیبتیں آئیں۔ کہ مساجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور بلند آواز سے اذان دینا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ اور پنجاب میں دین اسلام مر چکا تھا۔" (ضرورت امام)

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰۔جنوری بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت اگرچہ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ مگر کھانسی کی تکلیف موجود ہے۔ کمزوری بھی ابھی بہت ہے۔ حضور ۹۔جنوری تھوڑے سے وقت کے لئے موٹر میں سوار ہو کر اپنے نئے مکان واقعہ محلہ دارالانوار میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد فرمایا۔ سر میں چکر۔ اور دل میں ضعف محسوس ہونے لگا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے بالالتزام دُعا فرماتے رہیں:۔

مقامی سکولوں کے لڑکوں۔ لڑکیوں اور دوسرے لوگوں کو حفظ ماتقدم کے طور پر چیچک کا ٹیکا لگایا گیا ہے:۔

تبلیغی رپورٹیں

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

لنڈن مشن کی رپورٹ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء مظہر ہے۔ کہ جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے لنڈن تشریف لانے پر نومسلم انگریزوں کی ایک جماعت نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ دوسرے روز جناب چودھری صاحب دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ اور اسلامی احکام کی حکمت پر نومسلموں کے سامنے تقریر کی ؛

ان ایام میں ایک دفعہ مولوی محمد یار صاحب نے ہائڈ پارک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر لیکچر دیا۔ اور آپ کو تمام انسانوں اور تمام زمانوں کے واسطے اسوۂ حسنہ ثابت کیا۔ نیز یسوع مسیح کی زندگی کے واقعات سے تقابل کر کے آپ کی برتری واضح کی۔ لیکچر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ دیر تک جاری رہا ؛

امریکہ

صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے نے ماہ نومبر ۱۹۳۲ء کی حسب ذیل رپورٹ ارسال کی ہے :-

دو مرتبہ کالوں کے جلسوں میں شریک ہوا۔ اور نومسلمین کو قرآن شریف اور نماز کے اسباق دیئے۔ اسلامی احکام کی طرف توجہ دلائی۔ دو ہفتوں میں ایک ہزار مطبوعہ تبلیغی کارڈ تقسیم کئے گئے۔ جن کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ کنساس اور انڈیا نوپلس کی جماعتوں کی طرف سے تبلیغ کے کام کی رپورٹیں آئی ہیں۔ وہاں کام اچھا ہو رہا ہے۔ چھ اصحاب کے بیعت فارم برائے منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کئے گئے۔ ۸۔ عربوں کو عربی لٹریچر بھیجا گیا۔ ایک یونیورسٹی کے پروفیسر کو تبلیغی خط تحریر کیا جس میں امریکہ کے اندر سلسلہ احمدیہ کی ترقی کا ذکر کیا گیا۔ اس کا منشا ہے۔ کہ وہ کسی میگزین میں ہمارے سلسلہ کے متعلق تحریر کریں گے ؛ امریکہ کے مختلف شہروں میں ۱۲- سیرت نبویؐ کے جلسے منعقد کرائے گئے ؛

ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب ایک لمبی بیماری سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ احباب سلسلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے کلی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

لیگوس۔ نائیجیریا

چیف امام قاسم صاحب لکھتے ہیں۔

دو اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ فارم بیعت بھیج دیئے گئے ہیں۔ نائیجیریا کی تمام جماعتیں تبلیغ میں کوشاں ہیں ؛

جاوا

مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کے لوگ اب ہمارے عقائد سے بخوبی واقف ہو گئے ہیں۔ ہماری باتوں کو اچھی طرح سنتے ہیں۔ مناسب اشخاص کی پارٹیاں بنا کر دیہات میں برائے تبلیغ بھیجی جاتی ہیں۔ مسجدوں میں بھی تبلیغ کی جا رہی ہے۔ رسالہ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے ؛

سیرت نبویؐ کا جلسہ بڑی شان سے منایا گیا۔ اور جہاں جہاں ہماری جماعتیں ہیں۔ ہر ایک نے اس دن جلسہ منعقد کیا ؛

دو احمدی اپنے رشتہ داروں کی طرف سے سخت ستائے جا رہے ہیں۔ دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ اور ان کو استقامت بخشے ؛

سماٹرا

مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں :-

بوجہ اشد مخالفت تبلیغ وسیع پیمانے پر نہیں ہو رہی۔ لیکن فرداً فرداً کام جاری ہے۔ اللہ تعالےٰ لوگوں کو قبول حق کی توفیق بخشے۔ ایک پادری سے ملاقات ہوئی۔ وہ کہنے لگے۔ کہ ہمیں مل کر خدا کی ستائش اور بڑائی کرنی چاہیئے۔ آپس میں اختلاف کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی کہا۔ سب مذاہب غلط ہیں۔ اور میرا مذہب بھی غلط ہے۔ اس طرح اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ عیسائیوں کو بائیبل کے اختلافات کے متعلق چیلنج دیا گیا۔ لیکن کسی نے قبول نہیں کیا۔ عیسائی عام طور پر احمدیوں کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں ؛

حیفا فلسطین

مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل لکھتے ہیں :-

ایک شخص حامد مصطفےٰ صاحب نے بیعت کی۔ ایک تبلیغی اشتہار تقسیم کیا گیا۔ ازہر کے رسالہ نور الاسلام میں سلسلہ کے خلاف مضمون نکلا ہے۔ جس کا جواب عنقریب البشارۃ میں شائع کیا جائے گا۔ حمص اور مصر میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ رپورٹیں باقاعدہ آتی ہیں ؛ ناظر دعوۃ وتبلیغ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ذیل میں جن تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ وہ دفتر نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے اب موصول ہوئی ہیں۔

آریوں کی مذہبی کانفرنس میں اسلام کی خوبیوں پر لیکچر

۳- دسمبر ۱۹۳۲ء موضع کلاس والہ ضلع سیالکوٹ میں آریوں نے مذہبی کانفرنس منعقد کی۔ سناتن دھرمی ہندوؤں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کو دعوت دی۔ احمدیوں کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب پیش ہوئے۔ جن کو اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے نصف گھنٹہ کے قریب وقت ملا۔ مہاشہ صاحب نے اس تھوڑے سے وقت میں اسلام کی خوبیاں اس طرز سے بیان کیں۔ کہ تمام پبلک ہندو و مسلم پر بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار۔ ابو محمد عبد اللہ انسپکٹر تبلیغ تحصیل پسرور

پاکپتن اور عارف والا میں لیکچرز

۱۲- دسمبر انجمن احمدیہ پاکپتن کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے حضرت نبی کریمؐ کی صداقت کے معیار بیان کئے۔ اور انہی معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پیش کر کے وضاحت کے ساتھ تبلیغ کی بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب نے حضرت بابا نانک صاحب کا گرنتھ اور سکھوں کی مسلمہ کتب سے مسلمان ہونا ثابت کیا ؛

۱۳- دسمبر مبلغین عارف والا پہونچے۔ شام کو گاندھی چوک میں انجمن احمدیہ عارف والا نے جلسہ کا انتظام کیا۔ وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ اسلام اور دیگر مذاہب پر تقاریر ہوئیں۔ مجمع ہندو، مسلم اور سکھ پبلک پر مشتمل تھا۔ تقاریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اگلے روز مسلمانوں کی طرف سے گیانی صاحب کو مسجد میں تقریر کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔ شہر میں اعلان کرایا گیا۔ کہ آج بابا نانک صاحب کا گرنتھ صاحب کے رو سے مسلمان ہونا ثابت کیا جائے گا۔ ۱۴- دسمبر مسجد میں لیکچر ہوا۔ ۱۵- دسمبر شیخ نذیر احمد صاحب چیرہ منڈی عارف والا نے احمدیت قبول کی۔ اور بھی کئی لوگ احمدیت کے قریب ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب کو استقامت بخشے۔ اور متلاشیان حق کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ سیکرٹری تبلیغ عارف والا ؛

شیعوں سے مناظرہ

۱۶- ۱۷- دسمبر موضع مونگ ضلع گجرات میں وفات مسیح اور ختم نبوت پر شیعوں اور احمدیوں میں مناظرہ ہوا۔ شیعوں کی طرف سے مرزا اصغر علی صاحب اور احمدیوں کی طرف سے سید حیدر شاہ صاحب مناظر تھے۔ وفات مسیح کے مناظرہ کے وقت شیعہ مناظر نے قرآن کریم کی آیات کا کوئی جواب نہ پا کر کہہ دیا۔ ہمیں اس سے کیا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں۔ یا زندہ ہیں۔ دوسرے مناظرہ میں بھی احمدیوں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ خاکسار امام علی از مونگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

اہم اور ضروری امور کے متعلق ارشادات

(۵) ہندوستان کی سیاسی حالت اور جماعت احمدیہ کا فرض

سلطنت مغلیہ کا آخری دور اور مسلمانوں کی حالت

اب میں سیاسی حالت کی طرف آتا ہوں۔ موجودہ زمانہ ہندوستان میں ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ حکومت مغلیہ کے آخر میں آیا تھا۔ اس وقت ایک طرف سے سکھ اٹھے۔ اور دوسری طرف سے مرہٹے۔ جنہوں نے مسلمانوں کو جو خانہ جنگیوں اور بے انتظامیوں کی وجہ سے کمزور ہو چکے تھے۔ کچل کر رکھ دیا۔ اور پنجاب میں تو سکھوں نے حد ہی کر دی۔ ان کے دور میں کہیں اذان نہ دی جاتی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ امرتسر میں کسی سکھ نے ایک مسلمان کو خط دیا۔ کہ پڑھ دو۔ اس وقت سکھ کی قابلیت یہ سمجھی جاتی تھی۔ کہ وُہ پڑھا ہُوا نہ ہو۔ اور سکھ مختلف بہانوں سے لوگوں سے خط پڑھواتے۔ تاکہ اگر کوئی پڑھ دے۔ تو یہ اس کے مسلمان ہونے کی علامت ہوگی۔ اور اسے مار دیا جائے۔ جسے خط پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اس نے کہا۔ میں پڑھا ہُوا نہیں۔ سکھ نے کہا۔ نہیں۔ ضرور پڑھ دو۔ اس نے کہا۔ میں بالکل نہیں پڑھا ہُوا سکھ نے کہا۔ اگر تم پڑھے ہوئے نہیں۔ تو یہ۔ بالکل کا لفظ کہاں سے سیکھ لیا۔ تم ضرور پڑھے ہُوئے ہو۔ یہ کہکر اس نے تلوار سے اس کا سر اڑا دیا؛

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

دراصل یہ عذاب تھا۔ جو اس رنگ میں مسلمانوں پر نازل ہُوا جس نے مسلمانوں کو پیس کر رکھ دیا۔ آخر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اور مسلمان جب بے حد کمزور ہو گئے۔ تو روحانی طور پر ان کی حفاظت کا سامان کیا گیا؛

ہندوؤں کی منظم سازش

اب ایک اور زمانہ آرہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز ایک حد تک حکومت کر کے تھک گئے ہیں۔ لایؤدہٗ حفظھما تو خدا تعالےٰ ہی کی شان ہے۔ انگریزوں نے زبانی نہیں۔ تو عملی طور پر کہدیا ہے۔ کہ ہم تھک گئے ہیں۔ ہندوستانی ہندوستان کی حکومت سنبھال لیں۔ ان حالات میں نہایت ہی نازک وقت آیا ہُوا ہے۔ ایسا نازک۔ کہ اگر ذرا کوتاہی کی گئی۔ تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ایک ایسی منظم قوم جسے سالہا سال سے یہ بتایا جارہا ہے۔ کہ مسلمان تمہارے دُشمن ہیں۔ وُہ مسلمانوں کے خلاف کھڑی ہو جائے گی۔ "ہندو راج کے منصوبے" کتاب میں جو مہاشہ فضل حسین صاحب نے شائع کی ہے۔ بڑے بڑے ہندو لیڈروں کے بہت سے اس قسم کے بیانات درج کر دیئے ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کچل کر رکھ دو۔ یا اپنے اندر شامل کر لو۔ اور ہندوستان میں ہندو راج قائم کر لو؛

نہایت ہی تاریک مستقبل

ان حالات میں نہایت ہی تاریک مستقبل نظر آتا ہے۔ جس سے ڈر آتا ہے۔ اور خطرناک ڈر۔ اس لئے نہیں۔ کہ اسلام کو مٹا دیا جائیگا۔ یہ تو ناممکن ہے۔ بلکہ اس لئے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری کے انکار کی وجہ سے رومیوں کو کچل دیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے مسلمانان ہند کو نہ کچل کر رکھ دیا جائے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی امداد اور اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے ایک جماعت قائم کی۔ عقل و سمجھ رکھنے والے لوگ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھا کام کیا۔ اور آپ کی جماعت اچھا کام کر رہی ہے۔ مگر اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتے۔ یہ مانتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ بڑی منظم جماعت ہے۔ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی کہتے ہیں۔ اسے کچل دینا چاہیئے۔ ان حالات میں مسلمانان ہندوستان کے متعلق جس قدر خطرات ہو سکتے ہیں۔ ان کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کی پراگندگی۔ اور آپس کے لڑائی جھگڑے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی ان کے خلاف تنظیم کوئی معمولی خطرہ کی بات نہیں؛

مسلمانان کشمیر پر مظالم

مسلمانان کشمیر پر جو مظالم کئے گئے۔ وُہ بھی ہندوؤں کی اسی سکیم کے ماتحت کئے گئے۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف تجویز کر رکھی ہے۔ موجودہ مہاراجہ صاحب نے پہلے جب حکومت ہاتھ میں لی۔ تو ان کی توجہ مسلمانوں کی کمزور حالت کی اصلاح کی طرف تھی۔ وُہ چاہتے تھے۔ کہ مسلمان ترقی کریں۔ مگر ہندو لیڈروں نے جب یہ طے کیا۔ کہ پہلے ہندو ریاستوں میں مکمل ہندو راج قائم کرنا چاہیئے۔ تو انہوں نے راجوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ کشمیر میں بھی یہی کیا گیا۔ اس کے بعد الور میں کیا جا رہا ہے؛

ہماری مشکلات

ہمارے لئے ایک بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ ہمارے اصول ایسے ہیں۔ جن کے لحاظ سے ہم دُوسرے مسلمانوں سے بعض باتوں میں تعاون نہیں کر سکتے۔ مثلاً ہمارا ایک اصل یہ ہے۔ کہ کسی حکومت کے خلاف بغاوت نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسی حالت میں خواہ سارا کام ہم کریں۔ مگر جب حکومت کے خلاف بغاوت اور قانون شکنی میں دوسرے مسلمانوں کا ساتھ نہ دیں۔ تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے والے اور کوئی کام نہ کرنے والے ہمیں قومی غدار قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ اور عوام کو ہمارے خلاف بھڑکانا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جس حکومت سے مقابلہ ہو۔ اس کے افسر ضد اور تعصب کی وجہ سے احمدیوں پر بے جا تشدد اور ظلم شروع کر دیتے ہیں۔ کشمیر میں ایسے واقعات ہُوئے۔ مثلاً ایک احمدی کو سخت مارنے پیٹنے کے علاوہ بالکل ننگا کر کے اس کی عورت کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ اور عورت کو بھی ننگا کیا گیا۔ ہمیں اس قسم کے جہالت اور وحشت کے واقعات بھی دیکھنے پڑیں گے۔ مگر باوجود اس کے ہم کام کئے جائیں گے۔

ہر قدم پر خطرہ

ہمیں یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں ہر قدم پر خطرہ ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے خواہ کتنی قربانیاں کریں۔ ایسا موقع آئے گا۔ جب وُہ کہیں گے۔ ان کو مارو۔ اور کچلو۔ اس وقت کمزور دل کہیں گے۔ کیا ہمیں اسی قوم کی مدد کرنیکے لئے کہا جاتا ہے۔ جو ہماری ہی دُشمن ہے۔

اور ہمیں ہی کچلنا چاہتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ ہم اُس خدا کے بندے ہیں۔ جو کافروں اور دہریوں کی بھی ربوبیت کرتا ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظاروں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اگر ہم رب العالمین کے بندے ہیں۔ تو ہمارے حوصلے بہت وسیع اور ہماری ہمتیں بہت بلند ہونی چاہئیں۔

"مسلمانانِ ہند کی سیاسی نجات"

میرے نزدیک ہندوستان کے مسلمانوں کی سیاسی نجات بھی احمدیوں سے ہی وابستہ ہے۔ مسلمانوں میں بعض دیانتدار لیڈر ہیں۔ جو قوم کا درد رکھتے ہیں۔ مگر وُہ استقلال سے کام نہیں کر سکتے۔ جلد گھبرا جاتے ہیں۔ اور کہہ اُٹھتے ہیں۔ لڑ مرو۔ حالانکہ مسلمان کا کام لڑ مرنا نہیں۔ بلکہ لڑ مارنا ہے۔ خدا کا بندہ مقابلہ میں کیوں مرے۔ مرنا تو دشمن کے لئے ہے۔

مُسلمانوں کے حقوق کی حفاظت

ہمیں سیاسی معاملات میں حصہ لیتے ہوئے تین مشکلات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ پہلی مشکل مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق ہے ہماری ذمہ واری ہو گی۔ کہ ہم مُسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ اس میں خود مُسلمان روک بنیں گے۔ مُسلمانوں میں چونکہ تعلیم کم ہے۔ اور عام لوگ سیاسیات سے واقف نہیں۔ اس لئے بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس بات میں ان کا نقصان ہوتا ہے۔ اسے اپنا حق قرار دے لیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک جماعت کہتی ہے۔ جُداگانہ انتخاب ہمارا حق ہے۔ یہ ہمیں ملنا چاہیئے۔

ایک گرو اور چیلے کا قصّہ

ایک قصہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں۔ ایک گُرو اپنے چیلے کو لے کر جگہ بجگہ پھر رہا تھا۔ ایک مقام پر جب وُہ گئے۔ تو وہاں انہیں معلوم ہُوا کہ یہاں ہر چیز ٹکے سیر بکتی ہے۔ چیلے نے کہا۔ یہاں ٹھیرنا چاہیئے۔ یہاں تو خُوب مزا ہے۔ کہ جو چیز چاہو۔ ٹکے سیر لے لو۔ گرو نے سمجھایا۔ جہاں ایسا اندھیر ہو۔ وہاں نہ معلوم اور کیا کچھ ہو گا۔ مگر چیلے نے کہا۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہاں ہی ٹھیریئے۔ کچھ عرصہ کے بعد راجہ کو رپورٹ کی گئی۔ کہ ایک آدمی دیوار کے نیچے آ کر مر گیا ہے۔ راجہ نے کہا یہ خون ہُوا ہے اس کے بدلے دیوار کو پھانسی دے دی جائے۔ کہا گیا دیوار کو کس طرح پھانسی دی جاسکے۔ راجہ نے کہا۔ دیوار کو نہیں۔ تو دیوار کے مالک کو پھانسی دے دو۔ اس پر دیوار کے مالک کو پکڑ لائے۔ جب اسے پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ مہاراج میرا کیا قصُور ہے۔ دیوار راج نے خراب بنائی تھی۔ اس لئے گر گئی۔ راجہ نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ قصُور راج کا ہے۔ اسے پکڑ کر لاؤ۔ جب اسے لایا گیا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کیا قصُور ہے۔ گارا خراب تھا۔ اس میں سقہ نے پانی زیادہ ڈال دیا تھا۔ راجہ نے کہا۔ سقہ گرفتار کر کے لایا جائے۔ جب وُہ لایا گیا۔ تو اس نے کہا۔ اس وقت پاس سے ایک عورت گزر رہی تھی۔ جسے ایک مرد اشارے کر رہا تھا۔ میں ان کی طرف دیکھنے لگ گیا اور مشک کا مونہہ بند کرنا بھُول گیا۔ اس پر عورت کو لایا گیا۔ اس نے کہا۔ میرا کیا قصُور ہے۔ مجھے فلاں مرد اشارے کر رہا تھا۔ اس مرد کو پکڑ منگایا گیا۔ اسے کوئی عذر نہ سُوجھا۔ اس پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسے پھانسی دے دی جائے۔ جب پھندا اس کے گلے میں ڈالا گیا۔ تو وُہ کھُلا تھا۔ اس کی اطلاع راجہ صاحب کو دی گئی۔ انہوں نے کہا۔ اسے چھوڑ دیا جائے۔ اور کوئی موٹا آدمی پکڑ لیا جائے۔ جس کی گردن پھندے میں پوری آسکے۔ وُہ چیلا مٹھائیاں کھا کھا کر بہت موٹا ہو چکا تھا۔ اسے پکڑ لیا گیا۔ اس نے پوچھا۔ کوئی قصور بتاؤ۔ کہا گیا۔ یہی قصُور ہے۔ کہ تمہاری گردن پھندے میں پوری آئے گی۔ اس نے کہا۔ اچھا جس طرح مرضی ہو۔ کرو۔ مگر مجھے اپنے گرو سے مل لینے دو۔ جب وُہ گرو سے ملنے گیا۔ تو اُس نے کہا۔ میں نہ کہتا تھا۔ یہاں نہ ٹھیرو۔ چیلے نے کہا۔ اب تو میں پھنس گیا۔ کسی طرح نکالیں۔ گورو نے کہا۔ اچھا چلو۔ میں بھی وہیں آتا ہوں۔ جب چیلے کو پھانسی پر لٹکانے لگے۔ تو گرو دوڑتا ہُوا جا کر کہنے لگا۔ میرا حق ہے۔ پھانسی پر مَیں چڑھوں گا۔ میں اسی دن کے لئے تو عبادت کرتا رہا ہوں۔ چیلا کہے۔ نہیں میں چڑھونگا۔ ان دونوں کو راجہ صاحب کے پاس لے گئے۔ کہ یہ کہتے ہیں۔ آج جو پھانسی پر چڑھے گا۔ سیدھا سورگ میں جائیگا راجہ نے کہا۔ یہ میرا حق ہے۔ میں پھانسی پر چڑھوں گا۔ اس طرح راجہ پھانسی پا گیا۔

اسی قسم کا حق وُہ مسلمان مانگتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مشترکہ انتخاب ہمارا حق ہے۔ جہاں مسلمانوں میں ایسا طبقہ ہو۔ جو پھانسی کو اپنا حق سمجھے۔ اس کے متعلق سمجھ سکتے ہو۔ اس کی کتنی دردناک حالت ہے۔ بہرحال مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ کہ خواہ ہم کتنی خدمت کریں۔ وُہ یہی کہیں گے۔ کہ یہ قومی غدار ہیں۔ مگر ہمیں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ دیانت داری کے ساتھ اپنے کام پر قائم رہنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا چاہیئے۔

تمام اقوام کے حقوق کی حفاظت

دوسرے ہمارا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ اگر تمام کے تمام مُسلمان مل کر بھی چاہیں کہ غیر قوموں کے متعلق عدل وانصاف کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ تو ہم بالکل انکار کر دیں۔ ہم رب العالمین کے خلیفہ ہیں۔ اس نے ہماری جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ ہم دُنیا میں حق اور عدل کو قائم کریں۔ اس وجہ سے ہمارا فرض ہے۔ کہ تمام اقوام کے حقوق کی حفاظت کریں۔ خواہ وُہ ہم سے لڑ ہی رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی وقت کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے۔ جس سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہو۔ لیکن کسی دُوسری قوم سے ناانصافی ہوتی ہو۔ اس وقت گو ہمیں بہت مشکل پیش آئے گی۔ لیکن ہمارا فرض ہوگا۔ کہ ناانصافی کرنے والوں کا ساتھ نہ دیں۔ بلکہ جن کا حق مارا جاتا ہو۔ ان کی امداد کریں۔

قانون شکنی کرنے والوں سے مقابلہ

تیسری مشکل یہ ہے۔ کہ بغاوت اور قانون شکنی کرنے والوں کے جب ہم خلاف ہوں گے۔ تو وُہ ہمارے بھی دُشمن ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ یہ غدار ہیں۔ مگر ان تمام مشکلات سے گزرتے ہوئے ہمارا فرض ہے۔ کہ راستی کو قائم کریں۔ ہم خدا تعالےٰ کے ایک مامور کے ماننے والے ہیں۔ اور وُہ کسی خاص قوم سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ ساری دُنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ساری دُنیا کے فائدہ کے لئے مبعُوث ہوُا ہے۔

۱۱ مسلم کانفرنس اور الہ آباد کانفرنس

میرے نزدیک موجودہ حالات میں مسلمانوں کے مطالبات انصاف پر مبنی ہیں۔ الہ آباد کی کانفرنس نے غلطی کی۔ وُہ مسلمانوں میں شقاق پیدا کر رہی ہے۔ اور عملاً نظر آرہا ہے۔ کہ لڑائی جھگڑے زیادہ بڑھ رہے ہیں۔ مگر ہم کسی ایک فریق پر الزام نہیں لگا سکتے۔ وجہ یہ کہ جہاں مسلم کانفرنس کے مطالبات ٹھیک ہیں۔ وہاں وُہ الہ آباد کانفرنس کے خلاف ایک غلطی کر رہی ہے۔ اور وُہ یہ کہ اس میں شریک ہونے والے مسلمان لیڈروں نے ابھی کوئی فیصلہ کیا ہی نہیں تھا۔ کہ انہیں غدار قرار دے دیا گیا۔ یہ طریق کام کرنے کا نہیں۔ چاہیئے کہ ہم ایک دُوسرے پر اعتماد کریں۔ میرے نزدیک مناسب نہ تھا۔ کہ اس موقعہ پر ہندو مُسلمانوں کی کانفرنس ہو۔ مگر جب ہوئی۔ تو ہمارا فرض تھا۔ کہ اس میں شریک ہونے والوں کو ان کی غلطی دلائل سے سمجھاتے نہ کہ سوٹے سے۔ اس طریق عمل سے ہم بہت نقصان اٹھا چکے ہیں اس کانفرنس میں شریک ہونے والے مسلمان لیڈروں کو غدار کہنا ٹھیک نہیں۔ ان میں دیانت دار اور خدمت گزار لوگ بھی موجود ہیں مگر اسی طرح پھانسی پر چڑھ رہے ہیں جس طرح راجہ چڑھا تھا۔

۱۱ احمدیوں کو نصیحت

ہماری جماعت کے جو دوست سیاسی امور میں حصہ لیتے ہیں وُہ مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے متعلق میرے مضامین پڑھیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ کے لوگوں کو ان کے مطالب سمجھائیں۔ میرے نزدیک مسلم کانفرنس جو مطالبات پیش کر رہی ہے وُہ صحیح ہیں۔ اور الہ آباد کانفرنس میں حصہ لینے والے جس رنگ میں سیاسی امور طے کر رہے ہیں۔ وُہ غلط ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے نقصان رساں۔

قتل و غارت کی خطرناک تحریک

ایک اور خطرناک تحریک ملک میں جاری ہے۔ اور وُہ قتل و غارت کا سلسلہ ہے۔ ایک جماعت ایسی ہے۔ جو کہتی ہے۔ کہ انگریزوں کو۔ اور ان سے تعاون کرنے والوں کو مار دیں گے۔ میرے نزدیک یہ تحریک انگریزوں کے خلاف اتنی نقصان رساں نہیں ہے جتنی مسلمانوں کے لئے ہے۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے وہاں ہی یہ تحریک زوروں پر ہے۔ مگر مُسلمان اس میں شامل نہیں ہیں۔

مسلمانوں کے لئے خطرات

پنجاب میں بنگال میں اور صوبہ سرحد میں یہ تحریک زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور انہی علاقوں میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ مگر مسلمان اس میں شامل نہیں۔ صرف ہندو ہی اس میں حصہ لے رہے ہیں اس کے معنی کیا ہیں۔ یہ کہ مسلمانوں کو ڈرایا جا رہا ہے۔ کہ دیکھو جب انگریزوں سے ہم یہ سلوک کر رہے ہیں۔ جو ہر قسم کی طاقت رکھتے۔ اور ہندوستان کے حکمران ہیں۔ تو تمہاری کیا حقیقت ہے کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں ٹھہر سکو۔ مسلمان چونکہ بے حد غیر منظم اور پراگندہ ہیں۔ اس لئے اس تحریک کے خطرات مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ ہیں۔ بہ نسبت انگریزوں کے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے لئے سیاسی لحاظ سے بھی اس تحریک کا مقابلہ کرنا ضروری ہے اور مذہبی لحاظ سے اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ ہماری جماعت اس لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ شرارت کو دور کرے۔ خواہ کوئی شرارت کرے۔ انگریز کرے یا ہندو

کانگرسی اور تحریک تشدد

میں نے قتل و غارت کی اس خطرناک تحریک کے متعلق بڑا مطالعہ کیا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کئی کانگرسی اسمیں شامل ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے روپیہ کانگرس مہیا کرتی ہے بحیثیت جماعت نہیں۔ بلکہ ذمہ دار کانگرسی افراد روپیہ سے مدد کرتے ہیں قتل و خونریزی کے حادثات کے متعلق جب بھی کانگرسیوں کی طرف سے نفرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تو دو رخی طریق اختیار کیا جاتا ہے ۔ بے شک یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس تشدد کو پسند نہیں کرتی۔ لیکن دوسری طرف تشدد کا ارتکاب کرکے سزا پانے والوں کو قوم کے لئے قربانی کرنے والے قرار دیا جاتا ہے۔ اور مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان پر رحم کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ان کو رحم کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ تو انگریزوں پر کیوں نہ رحم کرنا چاہیئے۔ جب قاتلوں اور خونریزی کرنے والے کے مقابلہ کے لئے کوئی تجویز کی جاتی ہے تو کانگرس والے بے چین ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر وہ شخص جو ہندوستان کا خیر خواہ کہلاتا ہے۔ اسے قتل و غارت کرنے والوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو طریق عمل ایسے لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے کبھی حکومت نہیں مل سکتی۔

خونریزی کرنے والوں کی جماعت

خونریزی کرنے والوں کو خون بہانے کی عادت ہو جاتی ہے اور وہ خون کرتے جاتے ہیں جس سے ان کے اخلاق مٹ جاتے ہیں۔ اور وہ عقل کی حدود سے گزر کر جنون میں مبتلا ہو جاتے ہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ عقل اور جنون کے درمیان بہت باریک پردہ ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کوئی شخص کسی بُرے فعل کا ارتکاب کرے تو دوسری دفعہ اس کے کرنے میں اس کے لئے اتنا حجاب نہ رہیگا جتنا پہلے ہوگا۔ اسی طرح جو لوگ قتل کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے نفس پر دوسروں کا خون بہانا قابو پا لیتا ہے۔ اور پھر وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر قتل کرنے لگ جاتے ہیں۔

اسلام کا حکم اور بانیٔ اسلام کا عمل

اسی نقص کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلام نے دشمن پر حملہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ دفاع کا حکم دیا ہے۔ ساری عمر میں رسول کریم ﷺ نے صرف ایک دفعہ دشمن پر حملہ کیا۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ وہ آپ کے سر پر پہنچ گیا۔ صحابہؓ نے اس کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر آپ نے ان کو روک دیا۔ اور فرمایا۔ اسے آنے دو۔ جب وہ قریب آیا۔ تو آپ نے اسے نیزہ ذرا سا چبھو دیا۔ اس پر وہ بھاگا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ کیوں بھاگے۔ تو اس نے کہا۔ ساری دنیا کی آگ اس چھوٹے سے زخم میں بھر دی گئی ہے۔ تو رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں کبھی کسی کی جان نہ لی۔ بلکہ جب مجرموں کے قتل کا سوال سامنے آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر یہ لوگ معافی مانگ لیتے۔ یا سفارش کراتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا؎

پوری طرح مقابلہ کرنے کی ضرورت

میرے نزدیک انارکسٹ قوم کے اخلاق کو کچلنے والے ہیں۔ اور اس چیز کو کچلنے والا ہیں جسے قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اس لئے انگریزوں سے زیادہ ہمیں اس تحریک کے متعلق فکر کرنا چاہیئے۔ انگریزوں کو تو اپنی جان ہی کی فکر ہے۔ لیکن ہمیں لوگوں کی روح کی فکر ہے۔ پس ہمیں اس تحریک کا پوری طرح مقابلہ کرنا چاہیئے۔

قاتل اور ڈاکو حکومت نہیں کر سکتے

پھر یاد رکھنا چاہیئے۔ دنیا میں قاتل اور ڈاکو حکومت نہیں کر سکتے اگر فاتح ہو جائیں۔ تو ان کی فتح عارضی ہوتی ہے۔ وہ حکومت ہرگز قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے جن لوگوں نے قتل و خونریزی کی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ وہ ہندوستان کے دوست نہیں۔ بلکہ بہت بڑے دشمن ہیں۔ ان کے ذریعہ ہندوستان میں قومی حکومت قائم نہ ہوگی۔ بلکہ ہندوستان کو تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑیگا۔

انگریزوں کا قصور

میرے نزدیک اس بارے میں انگریزوں کا بھی قصور ہے۔ وہ ایسی پالیسی پر چلے ہوئے ہیں۔ کہ صحیح طریق عمل اختیار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ میں نے کئی بار ذمہ وار انگریزوں کو بتایا ہے کہ جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ کامیابی نہ ہوگی۔ اس وقت انارکسٹوں کا مقابلہ صوبجاتی حکومتیں کرتی ہیں لیکن جب ایک صوبہ میں آرڈی ننس جاری کیا جاتا ہے۔ تو وہ دوسرے صوبہ میں چلے جاتے ہیں۔ اور وہاں شرارت کا بیج بو دیتے ہیں۔ پھر اگر سارے ہندوستان میں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تو بھی کامیابی نہ ہوگی۔ کیونکہ جسکو مارنے کا منصوبہ کیا جائے۔ وہ اگر مارنے والوں کو کہے۔ کہ ایسا نہ کرو۔ تو ان پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ کوشش غیر جانبدار لوگوں کی طرف سے ہونی چاہیئے۔ دیکھو جسے قتل کیا جانے والا ہو۔ وہ اگر قاتل سے کہے قتل نہ کرو۔ تو اس کا کوئی اثر نہ ہوگا لیکن اگر غیر جانبدار کہیں کہ یہ کام خبیث ہیں۔ ایسی شرارت نہ کرو۔ تو اس کا زیادہ اثر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ریاستوں میں بھی جب تک اس تحریک کی روک تھام نہ کی جائے۔ یہ تحریک رک نہیں سکتی۔

کیا کرنا چاہیئے

میں نے جہاں یہ کہا ہے۔ کہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس تحریک کے خلاف تمام صوبوں اور ریاستوں میں یکدم کام شروع کیا جائے۔ اور یہ کام حکومت کی طرف سے نہیں۔ بلکہ عام لوگوں کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ وہاں میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ حکومت کی طرف سے اس کام کی ابتدا ہونی چاہیئے۔ اس کی طرف سے اس کام کے لئے جب دعوت دی جائے گی۔ تو ریاستیں بھی شامل ہو جائیں گی۔ اس طرح ایک مجلس کی جائے۔ جس میں سب پارٹیوں کے نمائندے شریک ہوں حکومت کا صرف یہ کام ہو۔ کہ مختلف گروہوں کے نمائندوں کو ایک جگہ جمع کر دے۔ پھر وہ مجلس حکومت سے آزاد ہو کر کام کرے۔ لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند کے سامنے میں نے یہ تجویز پیش کی۔ تو انہوں نے کہا۔ تجویز بہت اچھی ہے۔ مگر ابھی شورش ہے۔ ذرا امن ہو لے تو اس پر عمل کیا جائیگا۔ لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے ہند سے جب میں ملا۔ اور یہ تجویز پیش کی۔ تو انہوں نے کہا۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ لارڈ ارون نے کس طرح کہا۔ کہ ابھی اس تجویز پر عمل کرنے کا وقت نہیں۔ یہی تو اس پر عمل کرنے کا وقت ہے۔ اور یہ بہت مفید تجویز ہے میں جلد مشورہ کرکے اس پر عمل کروں گا۔ مگر ابھی تک مشورہ نہیں ہو سکا حالانکہ اس تحریک کا مقابلہ کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ ایک ایسی مجلس قائم کی جائے۔ جس میں تمام قوموں کے نمائندے شریک کئے جائیں۔ کانگرس کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائے۔ پھر ہر علاقہ میں اس کی شاخیں قائم کی جائیں۔ اور کام شروع کیا جائے۔

عباد اللہ کی تحریک

ہمارا فرض ہے۔ کہ اس تحریک کا مقابلہ کریں۔ اور خدا کے فضل سے ہمارے پاس ایسے سامان ہیں۔ کہ ہم اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں میں نے عباد اللہ کی تحریک کی ہے۔ اور اس کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ ۱۶ سال سے ۲۵ سال تک کے لوگ اس میں شامل ہوں۔ اس انتظام کو اگر اچھی طرح چلایا جائے۔ تو بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔ جس طرح ہماری جماعت خدا کے فضل سے منظم ہے۔ اس طرح کوئی بھی منظم نہیں۔ اور ہندو بھی نہیں۔ ہم ہر جگہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور امن کے قیام میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اخلاقی فرض

یہ سیاسی کام ہی نہیں۔ بلکہ ہمارا اخلاقی فرض بھی ہے۔ کہ ایسا کریں۔ قوموں میں خرابی نوجوانوں کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور نوجوانوں میں خرابی بیکاری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جب نوجوانوں کے لئے وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

روزہ رکھنے میں حکمتیں اور فوائد

از حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم اور پہلی الہامی کتابوں میں

ایک بہت بڑا فرق

یہ ہے۔ کہ پہلی کتابوں میں صرف احکام دیئے گئے ہیں۔ یعنی کہا گیا ہے۔ کہ ایسا کرو۔ اور ایسا نہ کرو۔ فلاں بدی سے اجتناب کرو۔ اور فلاں نیکی اختیار کرو۔ لیکن قرآن کریم میں انسانوں پر زیادہ فضل اور رحم کیا گیا۔ اور صرف احکام ہی نہیں دیئے گئے۔ بلکہ ان کے فوائد بھی بتلائے گئے ہیں۔ یعنی کہا گیا ہے۔ کہ اگر عمل کرو گے۔ تو تمہیں یہ فائدہ حاصل ہوگا۔ اور اگر نہ کرو گے۔ تو یہ نقصان ہوگا۔ گویا قرآن مجید کے

کامل الہامی کتاب

ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے۔ کہ اس میں صرف مختصر طور پر احکام ہی نہیں دیئے گئے۔ بلکہ ان کی اغراض اور ان پر عمل کرنے سے جو فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ وہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ انسان جسے غور و فکر کا مادہ دیا گیا ہے۔ اسے ان فوائد کو دیکھ کر

نیکیاں بجالانے کی ترغیب

ہو۔ اور وہ یہ نہ سمجھے۔ کہ اس پر ان احکام کے ذریعہ بلاوجہ ایک بوجھ ڈالدیا گیا ہے۔ بلکہ وہ ان احکام پر عمل کرنا خود اپنی دینی اور دنیاوی ترقی کا ذریعہ یقین کرے۔ دراصل اللہ تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جو

معقولیت کا زمانہ

کہلائیگا۔ اور انسان یہاں تک ترقی کرے گا۔ کہ وہ ہر بات کی وجہ دریافت کریگا جب اسے کوئی حکم دیا جائیگا۔ تو وہ کہیگا۔ کہ میں ایسا کیوں کروں۔ اس کے کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ پس خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کو کامل کتاب بنایا۔ تاکہ انسان غور کریں اور وہ اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل کرکے فائدہ حاصل کریں۔ مثلاً

نماز کا حکم

ہے۔ اس کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ تنہٰی عن الفحشاء والمنکر۔ یعنی اگر کوئی شخص حقیقی نماز پڑھے۔ تو وہ بے حیائی اور ناپسندیدہ کاموں سے بچائیگی۔ گویا نماز انسان کو برائیوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ یہ اس کا فائدہ ہے۔ ایسا ہی آج کل

رمضان کا مہینہ

ہے۔ اس میں حکم دیا گیا ہے۔ کہ مومن بندے تمام مہینہ روزے رکھیں جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ وہاں پہلے تو یہ بتایا۔ کہ یہ حکم کوئی نیا نہیں۔ بلکہ جب سے مذہب کا سلسلہ جاری ہوا پہلی قوموں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر ساتھ ہی

روزہ کی غرض

بیان فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ اس سے مقصود یہ ہے۔ کہ تا تم متقی بن جاؤ۔ غرض قرآن مجید نے صرف احکام ہی بیان نہیں کئے۔ بلکہ ان کی حکمتیں بھی بیان فرمائی ہیں۔ ان حکمتوں کے بیان کرنے کی پہلی غرض تو یہ ہے۔ کہ اس طرح انسان کو نیکی اختیار کرنے کی ترغیب ہوتی ہے۔ اور وہ

بصیرت کے ساتھ شرعی احکام پر عمل

کرتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ انسان دیکھ سکتا ہے۔ کہ جو میں احکام بجالا رہا ہوں۔ وہ پورے طور پر بجالا رہا ہوں۔ یا برائے نام۔ کیونکہ اگر اس کام کا وہ فائدہ مرتب ہو۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان فرمایا ہے۔ تب تو معلوم ہوگا۔ کہ کام حقیقی طور پر سرانجام دیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر فائدہ مرتب نہ ہو تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ٹھیک طور پر کام نہیں ہو رہا۔ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں جب ہم پنساری کے پاس جائیں۔ تو اس سے کہا کرتے ہیں۔ ہمیں بوسیدہ دوا نہ دینا۔ کیونکہ اس کا اثر نہیں ہوگا۔ اور اگر وہ بوسیدہ چیز دیدے۔ تو ہم واپس کر دیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم نمازیں تو ادا کریں لیکن گناہوں سے پرہیز نہ کریں۔ تو ہماری وہ نماز ناقص اور کیڑے سے کھائی ہوئی دوا کی مانند ہوگی۔ پس اگر

روزہ کے اثرات

ظاہر نہ ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم صرف بھوکے اور پیاسے مر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقی روزہ ہم نے ایک بھی نہیں رکھا۔ ہم جب روزوں کے مسئلہ پر غور کرتے ہیں۔ تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے فوائد ضرور حاصل ہونے چاہئیں۔ مثلاً یہ ظاہر ہے کہ روزوں کے ذریعہ مہینہ بھر ہم سے ایک مشق کرائی جاتی ہے اور وہ مشق ان چیزوں سے پرہیز کرنے پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو ہماری ضروریات زندگی میں سے ہیں۔ اور ہمارے لئے ان کا استعمال

شرعی نقطۂ نگاہ

سے حلال اور طیب ہے۔ رمضان کے مہینہ میں ایک شخص کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کا سامانِ راحت ہوتا ہے لیکن وہ اس لئے ان سے پرہیز کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے پرہیز کرنے کا حکم دیا۔ پس وہ باوجود چیزوں کے موجود ہونے کے بھوکا رہتا۔ اور بہت دفعہ بھوک سے جاں بلب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پیاسا ہوتا ہے۔ پانی چھوڑ دودھ اس کے پاس موجود ہے۔ مگر وہ نہیں پیتا۔ محض اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کو بجالائے۔ پس ان جائز چیزوں کے ترک کرانے سے انسان کو مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ جب وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ایک مقررہ وقت تک ان چیزوں کے استعمال سے پرہیز کرتا ہے۔ جو جائز ہیں۔ اور ضروریاتِ زندگی میں شامل ہیں۔ تو جو چیزیں نقصان پہنچانے والی ہیں۔ حرام ہیں۔ ناجائز اور ضرر رساں ہیں۔ ان سے تو بدرجۂ اولےٰ پرہیز کرنا چاہیئے۔ غرض اس مہینہ میں مشق کرائی جاتی ہے۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں

گناہوں سے پرہیز

کرنے میں انسان کو آسانی ہو جائے۔ جب ہم ایک مہینہ تک ان چیزوں سے بچیں گے۔ جو جائز اور حلال ہیں۔ تو ہمارے لئے آسان ہو جائے گا۔ کہ ہم باقی مہینوں میں ان چیزوں سے اجتناب کریں جو ناجائز حرام اور روح کو ہلاک کرنے والی ہیں:۔

اسی طرح روزہ رکھنے سے انسان کو

ہمدردی کا سبق

حاصل ہوتا ہے۔ ویسے انسان کو معلوم نہیں ہوتا۔ کہ بھوکا اور پیاسا رہنا کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور نہ اسے یہ احساس ہوتا ہے کہ جنہیں کئی کئی وقت فاقہ آتا ہے۔ انہیں کیسی تکلیف ہوتی ہوگی مگر جب اسے خود فاقہ سے رہنا پڑتا ہے۔ اور اسے خود بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے۔ تو وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کے پڑوس میں جو یتیم یا بیوائیں رہتی ہیں۔ جن کا کوئی والی وارث نہیں انہیں بھوک اور پیاس سے کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی۔ غرض اس طرح اس کے دل میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اور وہ

غریبوں کی خبر گیری

کی طرف زیادہ عمدگی سے توجہ کرتا ہے۔ پس روزہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ تاہم اس کے ذریعہ تقویٰ حاصل کریں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ صرف یہی روزہ نہیں۔ کہ انسان کھانے پینے سے پرہیز کرے۔ بلکہ گناہوں سے اگر نہیں بچتا۔ لڑائی دنگہ۔ جھوٹ فریب ترک نہیں کرتا۔ تو اس کا کوئی روزہ نہیں پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس امر کی ہدایت فرمائی ہے کہ انسان روزہ کے ایام میں خصوصیت سے اس امر کی مشق کرے۔ کہ وہ

گناہوں سے محفوظ

رہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی تم سے بحالت روزہ لڑائی کرنا چاہے۔ تو بجائے اس کے کہ تم اس سے لڑائی شروع کر دو۔ اسے کہو

کہ انی صائم میں تو روزہ دار ہوں۔ اس لئے گالی کا جواب گالی یا لڑائی کا جواب لڑائی نہیں دے سکتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ رمضان کے مہینہ کے بعد گالی کا جواب گالی دینا جائز ہوتا ہے۔ بلکہ رمضان کے بعد بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ رمضان کی خصوصیت اس لئے فرمائی۔ کہ یہ

مشق کے ایام

ہیں۔ ان دنوں اگر ایک نیکی کی کوشش کی جائے گی۔ تو وہ دل میں راسخ ہو جائے گی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی ان باتوں پر عمل نہیں کرتا۔ اور روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کی بھوک اور پیاس سے خدا کو کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور وہ روزہ دار نہیں۔ کیونکہ جب روزے کی اصل غرض فوت ہو گئی۔ تو روزہ کہاں رہا ؁

غرض ان ایام میں جب ہم روزہ رکھیں۔ تو ان باتوں کو بھی ہمیں مد نظر رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں روزے کے فوائد حاصل ہوں اور تا ایسا نہ ہو۔ کہ ہم صرف بھوکے اور پیاسے رہیں۔ اور

خدا کے حضور روزہ دار

شمار نہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے جو اپنی کتاب حکیم میں احکام کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ وہ اسی لئے ہیں۔ کہ تا انسان ان پر عمل کر کے دیکھے۔ کہ آیا نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور اگر نہ ہوں تو انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس موقعہ پر میں

ایک روایت

سناتا ہوں۔ جو پہلے بھی سنا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان ہر رمضان کے مہینہ میں ارادہ کرے۔ کہ وہ کم از کم ایک کمزوری جس کو وہ معین کرے۔ ضرور ترک کر دیگا۔ اگر انسان اپنے

نفس کا مطالعہ

کرے۔ تو اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں بہت سی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ پس وہ ہر رمضان میں ایک کمزوری کے ترک کرنے کا عہد کرے۔ میں مثال کے طور پر ایک معمولی بات بتاتا ہوں بعض اشخاص کو

حقہ پینے کی عادت

ہوتی ہے۔ مگر روزہ کی حالت میں سارا دن انہیں حقہ چھوڑنا پڑتا ہے۔ وہ اگر عہد کر لیں۔ کہ حقہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں گے۔ تو یہ ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہو گی۔ یہ صرف مثال کے طور پر میں نے بیان کیا ہے۔ ورنہ انسان میں کئی اخلاقی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور اگر وہ کوشش کرے۔ کہ ہر رمضان میں ایک کمزوری کو ترک کر دے۔ تو اس کے لئے آسان بات ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح رمضان کے مہینہ میں ہمدردی کے سبق کے ضمن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ کہ آپ بہت صدقہ

انصار اللہ جماعت ہائے احمدیہ کے کام کی سالانہ رپورٹ

۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء کو مسجد نور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے زیر صدارت انصار اللہ کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے حسب ذیل رپورٹ پڑھی ؁

انصار اللہ کا لائحہ عمل

سیدنا المحسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و انصار اللہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے اختتام پر انصار اللہ نے مسجد اقصیٰ میں ایک اجلاس منعقد کر کے دو تجویزیں پاس کی تھیں۔ ایک یہ کہ ہر ضلع میں کم از کم بارہ اہم مقامات منتخب کر کے ان میں تبلیغی جلسوں کا انتظام بڑے پیمانہ پر کیا جائے۔ تاکہ ضلع کے مختلف جہات میں عقائد حقہ کی اشاعت ہو۔ دوسری تجویز یہ تھی۔ کہ ندائے ایمان ٹریکٹ کی مدد سے انصار اللہ اپنی ماہواری تبلیغ کو زیادہ مضبوط کریں۔ یہ دو تجویزیں علاوہ اس مستقل لائحہ عمل کے تھیں۔ جو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ہر انصاری کے لئے بطور ایک لازمی دستور العمل ہے۔ یعنی یہ کہ ہر ہفتہ میں ایک بار تعلیمی اجلاس قائم کر کے اسباق کے ذریعہ ٹریننگ حاصل کریں۔ اور مہینہ میں ایک دن یوم التبلیغ منائیں۔ اور کسی ایک گاؤں کو مخصوص کر کے اس میں تبلیغ کریں۔ میں آج نظارت دعوت و تبلیغ کے اس مستقل لائحہ عمل نیز آپ کی پاس کردہ تجاویز کے پیش نظر آپ کی تبلیغی مساعی پیش کرتا ہوں۔ تا آپ اندازہ کر سکیں۔ کہ آپ نے کیا کیا ہے۔ اور کیا کرنا باقی ہے۔

ایک بہت بڑی کوتاہی

پیشتر اس کے کہ میں جماعت وار آپ کی تبلیغی کارگزاری بیان کروں مجھے ابتداء میں ایک بہت بڑی کوتاہی کا ذکر کر دینا چاہیئے۔ جو نظارت دعوت و تبلیغ کے مرکزی دفتر کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور بوجہ اس کے کہ میں نظارت کا ایک ذمہ دار کارکن ہوں وہ میری طرف منسوب کی جا سکتی ہے۔ وہ کوتاہی ندائے ایمان کی اشاعت کے بارے میں ہے۔ یہ سلسلہ اشاعت تبلیغ کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوا تھا۔ اور ایک ایسا ضروری آلہ کار ہے کہ اس زمانہ میں جو اشاعت کا زمانہ ہے۔ اس کو نظر انداز کرنا اپنے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کے مترادف ہے ؁

ندائے ایمان فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے ندائے ایمان کے ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ اور اس کے لئے ہمیں اڑہائی صد روپیہ قرض دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ ندائے ایمان کی اشاعت کو ترقی دیتے ہوئے اس کے فنڈز کو بڑھاؤ۔ یہاں تک کہ یہ اپنی آمد کے ذریعہ مستقل مصدر اشاعت بن جائے۔ ہمارے قابل احترام دوست چودہری محمد حسین صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ نے اس سلسلہ اشاعت کی شدید ضرورت محسوس کر کے گزشتہ سال اسی مجلس انصار اللہ میں ایک تجویز پیش کرتے ہوئے ندائے ایمان کے فنڈز کو مضبوط کرنے کی تحریک کی تھی۔ جس کی بنا پر یہ تجویز پاس ہوئی کہ ہر مہینہ میں ندائے ایمان کا ٹریکٹ ایک بار شائع کیا جائے۔ جس سے ہر انصاری مہینہ میں ایک بار یوم التبلیغ مناتے ہوئے اپنی تبلیغی جد وجہد میں فائدہ اٹھائے۔ چودہری صاحب محترم نے اپنے اعلان کے مطابق یکصد روپیہ نظارت ہذا کو اسی سال جولائی یا اگست میں بھیجدیا تھا۔ اس رقم کے علاوہ پچاس روپے جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اور یکصد روپیہ جناب بابو سراج الدین صاحب کی طرف سے بھی بطور عطیہ ملے جو کتاب آسمانی بادشاہت کی اشاعت میں منتشر اور اس کی بکری سے قابل وصول ہے۔ جس کی وصولی میں منشی محمد دین صاحب سابق ہیڈ کلرک نظارت ہذا مصروف ہیں۔ اسطرح ندائے ایمان کے فنڈز میں نقد ساڑھے تین صد روپیہ اور دو صد روپیہ کے قریب کتاب آسمانی بادشاہت کی فروخت کی وجہ سے احباب سے قابل وصول ہے۔ یہ کل پانچ صد سے کچھ زائد رقم ہے یہ مالی حالت ہے۔ ندائے ایمان کے فنڈ کی۔ جس کے متعلق آپکی طرف سے تجویز پاس ہوئی تھی۔ کہ ہر ماہ ندائے ایمان دو ورق پر شائع کیا جائے۔ جسے ہر انصار اللہ اپنے مقرر کردہ گاؤں میں سے جائے اور کم از کم تین آدمیوں کو سنائے۔ اور پھر اس کا پوسٹر کسی موزوں جگہ پر چسپاں کر دے۔ اس تجویز کے ساتھ نظارت ہذا پر جہاں یہ فرض عائد کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس کی طبع و اشاعت کے لئے اہتمام رکھے وہاں اس کے ساتھ یہ بھی اس کا فرض قرار دیا گیا تھا۔ کہ انصار اللہ کو تحریک کر کے اس کے فنڈ کو اور مضبوط کرنے کی کوشش کرے

ندائے ایمان کی اشاعت اور نظارت دعوۃ و تبلیغ

اس تجویز کی دونوں شقوں پر عمل پیرا ہونے میں نظارت ہذا کی طرف سے بہت بڑی کوتاہی ہوئی ہے۔ جناب چودہری صاحب موصوف کی تحریک کو چلایا نہیں گیا۔ نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ندائے ایمان لکھنے کی درخواست کی گئی

نہ احباب کو اس بات کی ترغیب دی گئی۔ کہ وہ اس کے فنڈ کو مضبوط کریں۔ غرضیکہ اس سلسلہ میں کچھ بھی نہیں کیا گیا سوائے اس کے کہ مرکزی دفتر کی طرف سے جماعتوں کو خط لکھے گئے۔ اور ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ ہر جماعت کتنی تعداد میں ندائے ایمان کے ٹریکٹ ماہوار خریدا کریگی۔ نومبر میں جب میں کشمیر سے واپس آیا۔ اور اس خط و کتابت کے فائل کا مطالبہ کیا۔ تو مجھے دفتر کے موجودہ کلرکوں نے جواب دیا۔ کہ اس وقت وہ فائل ملتا نہیں۔ جس کے صاف معنے یہ تھے۔ کہ اس خط و کتابت سے جو فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا وہ بھی نظارت ہذا کی طرف سے اٹھایا نہیں گیا اور یہ بہت بڑی کوتاہی ہے اور میں اس میں ملزم ہوں۔

سلسلہ کے کام اشخاص سے وابستہ نہیں

میں اس موقع پر یہ کہنے کا بھی کوئی حق نہیں رکھتا۔ کہ مجھے سال بھر جموں و کشمیر اور پونچھ کی سیاسی جد وجہد میں مصروف رکھا گیا۔ اور یہ کہ مجھے ماہ جون میں سری نگر بھیجا گیا۔ جہاں سے میں نومبر میں واپس آیا۔ میں سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں اس معذرت کو پیش کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ اور میں اپنے آپ کو زیر الزام محل ندامت سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ سلسلہ کی مقدس ذمہ داریوں کے متعلق صحیح نقطہ نظر اور اعتقاد یہ ہے۔ کہ ان کی سرانجام دہی کے لئے میں اور زر کا سوال اٹھانا درحقیقت ان کاموں کی موت کا اعلان ہے۔ میں نہیں تھا اس لئے یہ کام نہیں ہوا۔ تم اگر ہوتے تو یہ ہو جاتا۔ اس قسم کے فقروں کے درحقیقت یہ معنے ہونگے۔ کہ آسمانی سلسلہ کے کام میں اور تو سے وابستہ ہیں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں اور ہم میں سے کوئی بھی اسے تسلیم نہیں کریگا۔ اگر کوئی کرتا ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے مقدس کام کو ایک محدود شخصیت میں اور تو سے وابستہ کرتا ہے جب میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ اس کام کی سرانجام دہی میری ذات کے ساتھ وابستہ نہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ایک لمبے اور دور کے سفر میں ہوں۔ تو مجھے اپنی غیر حاضری میں بوجہ ایک ذمہ دار کارکن ہونے کے اسباب کا خصوصیت سے اہتمام کرنا چاہیئے تھا۔ کہ اپنے قائم مقام کے لئے ندائے ایمان کی اشاعت کے متعلق تحریری ہدایات چھوڑ جاتا جیسا کہ دوسرے امور کے متعلق میں نے کیا تھا۔ مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔ اور بھول گیا۔ ؎

یہ میری بھول مجھے معذور نہیں ٹھہرا سکتی کیونکہ میں ایسے وقت سری نگر جا رہا تھا۔ کہ میری ہدایات کے ماتحت جماعتوں کے ساتھ ندائے ایمان کی خریداری کے متعلق خط و کتابت کی جا رہی تھی۔ ؎

سہو اور سہل انگاری

میری واپسی پر مجھے بعض دوستوں نے کہا کہ آپ کی غیر حاضری کی وجہ سے بڑا نقصان ہوا۔ انصار اللہ کی تحریک اور دفتر کے کام سب ڈھیلے پڑ گئے۔ یہ سن کر مجھے بہت صدمہ ہوا۔ جس کا اثر اب بھی میرے قلب پر ہے اور میں نے ان دوستوں میں سے ایک کو بے ساختہ یہ جواب دیا کہ اگر آپ یہ خبر اس لئے دیتے ہیں کہ میری اس میں کوئی تعریف ہے تو یہ تعریف نہیں بلکہ یہ میری بدقسمتی ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میرے ماتحت جتنے کارکن ہیں۔ وہ سب جانور ہیں۔ جن کو ہانکنے کے لئے میری شکل و صورت میں ایک ڈنڈے کی ضرورت ہے گویا آپ مجھے ان جانوروں کا افسر قرار دے رہے ہیں۔ جن کو حرکت میں لانے کے لئے ڈنڈے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر واقع میں ایسا ہی ہے۔ تو مجھے کوئی خوشی نہیں اور نہ میرے کارکنوں کو اپنے تئیں اس پوزیشن میں دیکھ کر کوئی خوشی ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ندائے ایمان کی عدم اشاعت کا اصل باعث یہ نہیں کہ میں یہاں نہیں تھا۔ جس طرح میں نظارت کے اور کاموں کے لئے ہدایات چھوڑ گیا تھا۔ ندائے ایمان کے بارے میں کوئی تحریری ہدایت اپنے قائم مقام کے لئے نہ چھوڑ گیا پھر جس طرح باقی امور کے متعلق کشمیر سے کبھی کبھی یاد دہانی کرایا کرتا تھا۔ اس کام کے لئے مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی کوئی یاد دہانی کرائی ہو۔ اگر مجھے یاد ہوتا اور چاہتا تو ضرور کرتا مگر ایسا نہیں کیا۔ میں اس کوتاہی کی وجہ سے جو نظارت ہذا کی طرف سے ہوئی اپنے آپ کو ملزم گردانتا ہوں۔ خواہ اس کا سبب میرا سہو ہے یا میرے کارکنوں کی سہل انگاری۔ دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر وارد ہوتا ہے اور میں خیال رکھونگا کہ آئندہ سال اس کوتاہی کا تدارک بخوبی ہو آپ بھی اس میں میری مدد کریں۔

عام تبلیغی جلسے

دوسری تجویز جو آپ کی مجلس نے پاس کی تھی۔ یہ تھی۔ کہ انصار اللہ کی جماعتیں اپنے اپنے ضلع میں کم از کم بارہ اہم مقامات منتخب کر کے ان میں عام جلسوں کا انعقاد کریں اور اس طرح لوگوں کے کانوں تک کلمہ حق پہنچائیں۔ اس قرارداد کے مطابق آپ کی جدوجہد کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

ضلع امرتسر کے مختلف دیہات میں امیر جماعت احمدیہ قاضی ڈاکٹر محمد منیر صاحب اور نائب مہتمم تبلیغ سید بہاول شاہ صاحب کے زیر اہتمام تیئس جلسے ہوئے۔ جن میں گیارہ مناظرے ہوئے۔

ضلع گجرات نے زیر اہتمام امیر جماعت و نائب مہتمم تبلیغ ملک برکت علی صاحب گیارہ جلسے کئے۔ ضلع ملتان میں زیر اہتمام نائب مہتمم تبلیغ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر پندرہ جلسے ہوئے۔ ضلع جالندھر میں زیر اہتمام حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت و نائب مہتمم تبلیغ بارہ جلسے اور تین مناظرے ہوئے۔ حلقہ ریاست پھولکیاں میں زیر اہتمام مولوی عبد العزیز صاحب نائب مہتمم تبلیغ ۱۲ جلسے اور ایک مناظرہ ہوا۔ ضلع گوجرانوالہ میں زیر اہتمام شیخ غلام قادر صاحب نائب مہتمم تبلیغ تیرہ جلسے ہوئے جن میں سے شہر گوجرانوالہ میں پانچ تحصیل وزیر آباد میں پانچ اور پنڈی بھٹیاں میں دو ہوئے گویا قرارداد کے الفاظ کی پابندی تو کر دی۔ مگر اہم مقامات کی شرط کو نظر انداز کر دیا۔ ضلع راولپنڈی اور جھنگ کے نائب مہتمم تبلیغ نے اپنی رپورٹوں میں بیس اور ضلع انبالہ کے نائب مہتمم تبلیغ نے سولہ جلسوں کی تعداد دکھلائی ہے۔ مگر اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ کہ کیا شہر میں یہ جلسے کئے گئے یا مختلف جہات میں۔ اس لحاظ سے مکمل طور پر مرتب شدہ رپورٹ ضلع امرتسر کے نائب مہتمم تبلیغ و امیر جماعت کی ہے۔ جس کے لئے میں خصوصیت سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے دل میں ان کے لئے دردمندانہ دعا کے جذبات پاتا ہوں۔ نیز حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے لئے خصوصیت سے اور ان نائب مہتممان تبلیغ کے لئے بھی جنہوں نے قرارداد کے مطابق اپنے اپنے ضلعوں میں جلسے کرائے اور تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے میں دلچسپی سے کام لیا ہے دعا فرمائیں۔ اور جن سے اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی صادر ہوئی ہے ان کے لئے بھی۔ ؎

انصار اللہ کی کارگذاری

جماعت ہائے انصار اللہ کی کل تعداد ۲۰۸ ہے اور ان میں سے صرف ۷۴ جماعتوں کی رپورٹ وصول ہوئی ہے۔ ان کے ذریعہ عام جلسوں یا مناظروں کی کل تعداد ۱۸۶ ہے۔ بارہ کی تعداد کے حساب ۸۸۸ ہونی چاہیئے تھی۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ان جماعتوں نے متفقہ طور پر جس کام کے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کا ایک چوتھائی حصہ ہوا۔ اور یہ بھی جو کچھ ہوا صرف آٹھ دس ضلعوں کے احمدیوں کی ہمت کا نتیجہ ہے ان ضلعوں کے امرا اور نائب مہتممان تبلیغ نے کام کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جو امیر یا نائب مہتممان تبلیغ موسم برسات کا عذر کر کے اپنے فرض کی عدم ادائیگی کے لئے حیلے پیش کرتے ہیں۔ ان کے حیلے سراسر بے بنیاد ہیں۔ دل میں حرارت ایمان اور سر میں عزم و استقلال ہو تو مشکلات کوئی شے نہیں۔

غرض دوسری قرارداد کے ماتحت آپ کی جدوجہد کی کیفیت کم از کم اس لحاظ سے اچھی ہے۔ کہ جن جماعتوں نے کام کرنا چاہا انہوں نے کر دکھایا اور جنہوں نے نہ چاہا۔ وہ بہت سی مشکلات کا بہانہ بنا لائیں۔

ضلع گجرات کے احمدیوں کی سرگذشت

گذشتہ سال قادیان کی جماعت انصار اللہ نے ایک عمدہ نمونہ قائم کیا تھا۔ جو شدید مخالفت انصار اللہ کی علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور میں کی گئی۔ اس کی سرگذشت گذشتہ سال میں سنا چکا ہوں اور اس سال گجرات کی جماعت کی سرگذشت قابل شنید ہے۔ قادیان کے انصار اللہ کو صرف لوگوں کی مخالفت کا سامنا تھا۔ مگر گجرات

میں لوگوں کی وحشت و درندگی کے علاوہ بعض متعصب حکام کی شرارتوں کا بھی سامنا ہے اور احمدی ان کے منصوبوں کے تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ بعض حکام کی ریشہ دوانیوں سے جرأت پاکر لوگ احمدیوں کو اذیت پہنچانے میں دیدہ دلیری سے کام لے رہے ہیں۔ آپ لوگ اخبار الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ گجرات کے ایک گاؤں معین الدین پور کے ایک احمدی کا مونہہ کالا کرکے اسے گدھے پر چڑھایا گیا۔ اور گاؤں کے تماشائیوں کی ہو ہا کے درمیان اس کا سوانگ نکالا گیا اس کی بیوی بچے اس سے چھین لئے گئے۔ اور اسے مرتد ہونے پر مجبور کیا گیا۔ ایسا ہی بعض دوسرے احمدیوں کو بھی اذیتیں پہنچا پہنچا کر گاؤں چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اب اس گاؤں میں صرف ایک ہی احمدی ہے۔ جو اپنی بہادری اور جرأت کی وجہ سے تمام گاؤں والوں کی شرارتوں اور اذیتوں کا مقابلہ اس وقت تک کر رہا ہے۔ اس کا نام باغ علی ہے۔ جو اس وقت ہم میں موجود ہے یہ ایک انصاری ہے۔ مگر گاؤں والوں کے دکھوں اور اذیتوں اور بائیکاٹ سے تنگ آکر اور دنیاوی حکومت کی امداد سے مایوس ہوکر بیوی بچوں کو لے کر دارالامان آیا۔ اور اللہ تعالیٰ اور آپ کی امداد کا خواہاں ہے۔ گجرات شہر کے لوگ اپنی شرارتوں کو کامیاب دیکھ کر ضلع گجرات کے احمدیوں کے خلاف اور بھی جرأت پکڑ رہے ہیں۔ اور شیاطین الانس پس پردہ ایک دوسرے گوشہ دیگر ہمارے غریب بھائیوں کی مظلومیت اور بے بسی میں اضافہ کر رہے ہیں اور آپ نے آج متفقہ طور پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ ملکہ وکٹوریا کے عادلانہ اعلان کی خلاف ورزی گجرات کے بعض حکام کی آنکھوں کے سامنے بلکہ ان کی شہ پر کھلے بندوں کی جا رہی ہے۔ اور ابھی تک وہ اس کرسی پر متمکن ہیں۔ جس پر انہیں محض یہ نگرانی کرنے کے لئے بٹھایا گیا ہے۔ کہ رعایا کا کوئی فرد اپنے مذہبی حقوق سے محروم نہیں کیا جا رہا۔

جماعت گجرات کا عزم

مگر میں جس بات کا خوشی کے ساتھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ باوجود اس قدر سختیاں جھیلنے کے گجرات کی جماعت زیر قیادت ملک برکت علی صاحب باطل پرستی کے قلع قمع اور ناسا خیالات کی اصلاح میں تبلیغی جہاد سے رکی نہیں۔ بلکہ اور زیادہ پختہ عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ میں اس ماہ میں گجرات میں دفعہ گیا۔ اور مجھے مختلف دیہات کے احمدیوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ میں نے دیکھا ہے۔ وہ اپنے اندر خوشی کا جذبہ پاتے ہیں۔ ان کا سر بلند ہے۔ اور سینہ امیدوں سے بھرا ہوا ہے۔ میدان تبلیغ میں ان کا قدم سست نہیں۔ بلکہ تیز ہے۔ پیچھے نہیں۔ بلکہ آگے ہی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں نہ جھکنے والا بہادر قائد ہے یعنی ملک برکت علی صاحب جو گجرات کی جماعت کے امیر اور نائب مہتمم تبلیغ بھی ہیں۔

عزم کے سامنے مشکلات کی کوئی حقیقت نہیں

ضلع امرتسر کے امیر اور نائب مہتمم تبلیغ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر رہا۔ ان کے حالات مناسب ہیں۔ اور کوئی روک اور اڑچن در پیش نہیں۔ اس لئے مشکلات کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جائے۔ گجرات کی جماعت انصار اللہ نے الحمد للہ اس سال قادیان کی جماعت کی طرح اس بات کو عیاں کر دیا ہے۔ کہ مشکلات کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو انسان کے ارادہ و عزم کے سد راہ ہو سکیں۔ ارادہ و عزم خدا تعالیٰ کی مشیت کے مظہر ہیں۔ جو انسان میں ودیعت کئے گئے ہیں۔ پس ایسی عظیم الشان نعمت کے رکھتے ہوئے کوئی اگر یہ کہے۔ کہ ہم انصار اللہ کی تنظیم کو اس لئے کامیاب نہیں بنا سکتے۔ کہ ہمارے سامنے فلاں فلاں مشکلات ہیں۔ تو میں ایسے شخص کی بات ہرگز تسلیم نہیں کروں گا۔ مجھے آج اس ساری داستان کے چھیڑنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ جماعت جہلم کے ایک ہونہار اور بظاہر مخلص نوجوان سے تبادلہ خیالات کرکے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ کہ میں نے اسے مشکلات کے سامنے مایوس پایا۔

میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ وہ کونسا بڑا کام ہے جس کے کرنے کا مطالبہ نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اہل ہمت نوجوانوں کو تبلیغی ٹریننگ کے لئے ہفتہ میں ایک بار جمع کرنا۔ اور مہینہ میں ان سے ایک بار تبلیغ کرانا۔ اور کسی گاؤں میں ان کو بھیجنا یہ مطالبہ نظارت کا ہے۔ جس کے پورا کرنے کے لئے قطعاً کوئی مشکل نہیں ہو سکتی۔ اور گزشتہ سال آپ لوگوں نے خود ہی یہ دو تجویزیں متفقہ طور پر پاس کیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کے لئے ان کو عملی جامہ پہنانے میں مشکلات ہو سکتی تھیں۔ مگر کام کرنے والوں نے مشکلات کا مقابلہ کرکے کام کر دکھایا۔ اور نہ کرنے والوں نے باوجود مشکلات نہ ہونے کے کچھ بھی نہ کیا۔ نہ ان تجویزوں پر عمل کیا۔ اور نہ نظارت کے لائحہ عمل کو ہاتھ لگایا۔

مجموعی مساعی اور نتائج

اب میں نظارت دعوت و تبلیغ کے لائحہ عمل کے ماتحت انصار اللہ کی مجموعی کارگزاری اور اس کے نتائج پیش کرتا ہوں۔

انفرادی کارگزاری کا گوشوارہ جماعت وار اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع کر دیا جائے گا۔ کل تعداد انصار اللہ کی 1857 ہے جنہوں نے فرداً فرداً یہ عہد کیا ہے۔ کہ وہ نظارت کے لائحہ عمل کے ماتحت اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے تیار کریں گے۔ نیز مہینہ میں ایک بار یوم التبلیغ منا کر کسی نہ کسی گاؤں کو زیر تبلیغ رکھیں گے۔ ان 1857 عہد کرنے والے انصاریوں میں سے صرف 1316 احباب نے اپنے عہد کی پابندی کی۔ جن کے 4777 وفد 838 گاؤں میں تبلیغ کے لئے باقاعدہ گئے۔

ان کام کرنے والی جماعتوں کے ذریعہ 64614 ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ 1316 انصار اللہ کی جد و جہد کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ 509 احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مجموعہ بیعت میں جو ترقی ہوئی۔ اس کے اعداد و شمار صحیح طور پر نہیں مل سکے۔ سوائے اس کے کہ اس سال جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد گزشتہ سالوں سے زیادہ ہے۔ اس تبلیغی جد و جہد میں ضلع امرتسر کی جماعتہائے انصار اللہ کا نمبر اول ہے۔ 838 زیر تبلیغ دیہات میں سے 517 دیہات میں انصار اللہ امرتسر نے تبلیغ کی۔ اور باقی 319 دیہات میں دوسری جماعتوں کے انصار اللہ نے تبلیغ بذریعہ ٹریکٹ کے لحاظ سے جماعت سرحد نمبر اول ہے۔ اس جماعت نے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ اشاعت کا اہتمام اس سال خصوصیت سے کیا۔ اور اس وقت تک ۲۶ ٹریکٹ شائع کر چکی ہے۔ لیکن مجموعی تعداد اشاعت کا علم نہیں۔

تعداد بیعت کے لحاظ سے جماعت انبالہ اول نمبر ہے جس کے ذریعہ 133 افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تبلیغی وفود بھیجنے کے لحاظ سے بھی جماعتہائے امرتسر اول ہے۔ 4777 وفود میں سے 2660 وفد جماعتہائے امرتسر کی طرف سے بھیجے گئے۔ پبلک جلسوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی جماعت امرتسر نمبر اول پر ہے۔ ۲۳ جلسے ضلع ہذا میں ضلع کی مرکزی جماعت کے ماتحت کئے گئے ہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

تائیدِ حق

مولوی حسن علی صاحب مرحوم مونگھیری ایک مشہور و معروف مسلم مشنری گذرے ہیں۔ جنہوں نے ایک معقول ملازمت ترک کرکے تبلیغ اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ قریباً سارے ہندوستان کا دورہ کیا۔ کئی سو ہندو ان کے ذریعہ داخل اسلام ہوئے تمام بڑے بڑے شہروں میں ان کے لیکچروں کی دھوم تھی۔ متعدد شہروں میں انہوں نے مدرسے اور یتیم خانے جاری کئے۔ آپ کی دینی اور دنیوی علوم میں قابلیت اور پارسائی مسلم تھی۔ ان کارہائے خیر اور فطری سعادت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق بخشی۔ انہوں نے اپنی آخری عمر میں بلکہ مرض الموت میں مندرجہ بالا نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا۔ جس میں نہایت درد اور خلوص کے ساتھ بے حد موثر پیرایہ میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام ثابت کی۔ یہ رسالہ بے حد مقبول ہوا۔ لیکن کچھ عرصہ سے نایاب تھا۔ حال میں منشی فخر الدین صاحب مہتمم کتاب گھر قادیان نے پھر اسے شائع کیا ہے۔ جو چھوٹے سائز کے قریباً ڈیڑھ سو صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ قیمت فی کاپی ۵ر اور ایک روپیہ کی چار جلدیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مفید چیز ہے۔ احباب کتاب گھر قادیان سے متعدد کاپیاں منگا کر تقسیم کریں

وصیتیں

نمبر ۳۶۵۸:۔ میں مسمی اللہ یار خاں ولد محمد یار خاں صاحب قوم بلوچ پیشہ زراعت عمر ۲۲ سال ساکن صاحبہ ڈاک خانہ فیروکہ ضلع شاہپور آج مورخہ $\frac{5}{32}$ ۲۹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۔/۲/۲۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ تحصیل شاہپور ضلع سرگودہا میں میری جائداد بصورت اراضی زرعی نہری چاہی بھی ہے۔ جو کہ ۶ ۱/۴ بیگھہ یا ۳۰ کیلہ ہے۔ اور ایسا ہی سکنی مکان بھی بطور جائداد کے ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۔/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس سب جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ خاکسار۔ اللہ یار خاں ولد محمد یار خاں حال نائب مدرس چک ۳۵ ~~ط~~

گواہ شد:۔ حسن خاں حجانہ بلوچ نائب مدرس مٹھہ ٹک

گواہ شد:۔ چراغ دین اول مدرس مٹھہ ٹک

نمبر ۳۵۸۲:۔ میں مسمی جلال الدین ولد بوٹے خاں راجپوت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ بھگلانہ ضلع ہوشیارپور آج مورخہ $\frac{13}{32}$ ۲۷ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرا والد زندہ ہے میں کاشتکاری کا کام کرتا ہوں۔ میں اپنی آمدنی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی اپنی آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ یا میں اپنی زندگی میں پیدا کروں۔ اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ہے۔ کہ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ جلال الدین سکنہ بھگلانہ ضلع ہوشیارپور

گواہ شد:۔ حاجی غلام احمد از کریام ضلع جالندہر۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز مولوی فاضل مڈل سکول نکودر

نمبر ۳۵۸۶:۔ میں عبدالعزیز خاں ولد نواب خاں قوم راجپوت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن بھگلانہ ضلع ہوشیارپور آج مورخہ $\frac{13}{31}$ ۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں۔ اور میری آمدنی مبلغ پچاس روپیہ ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری غیر منقولہ جائداد زمین زرعی واقعہ بھگلانہ تحصیل ہوشیارپور میں ہے۔ اور ایک مکان رہائشی خام واقعہ آبادی دیہ مذکور میں ہے۔ اس کی نسبت بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری کل جائداد متروکہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان میری وفات کے بعد قابض ہوگی۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میں پیدا کروں یا ثابت ہو۔ تو اس کی نسبت بھی یہی وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی زرعی زمین کے نمبرات واقعہ وغیرہ کی تفصیل علیحدہ ضمیمہ میں تحریر کرکے بھیجدونگا۔ میں اپنے $\frac{1}{10}$ حصہ کی زمین بطور ہبہ کا غذات سرکاری میں اندراج کرادونگا۔

العبد:۔ عبدالعزیز خاں موصی مذکور۔

گواہ شد:۔ غلام قادر ولد خیر و خاں سکنہ لنگڑوعہ ضلع جالندہر

گواہ شد:۔ عبدالحی خاں ولد سوہنے خاں کالا گڑھ ضلع ہوشیارپور

نمبر ۳۶۷۴:۔ میں مسماۃ کلثوم بیگم زوجہ شیخ غلام محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن انبالہ شہر آج مورخہ $\frac{9}{32}$ ۶ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی مجموعی قیمت ۔/۵۰۰ روپیہ۔ تو ڑے حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا۔ جس میں سے ۔/۵۰۰ روپیہ وصول کرکے صرف ہو چکا ہے۔ اور باقی پانصد بصورت زیور موجود ہے۔ جس کی میں وصیت کرتی ہوں۔ فقط۔

العبد:۔ موصیہ کلثوم بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ غلام محمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالہ شہر

نمبر ۳۶۷۱:۔ میں مسماۃ مراد بی بی زوجہ شیخ غلام احمد قوم شیخ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن انبالہ شہر آج مورخہ $\frac{9}{32}$ ۶ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی۔ ایک عدد مالا۔ ایک جوڑی کانٹے۔ ایک جوڑی ڈنڈلی ایک عدد لونگ۔ ایک جوڑی کلپ۔ چوڑیاں ۱۲ عدد۔ ایک عدد نتھ طلائی بٹن ۔ دو عدد چھاپ ہندی سرکی۔ کنٹھ طلائی ایک عدد۔

زیور چاندی۔ ایک جوڑی توڑے۔ ایک جوڑی کڑیاں۔ ایک جوڑی سانٹاں۔ موجودہ تمام زیور طلائی و نقرئی اور حق مہر سمیت کی قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔

العبد:۔ مراد بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ غلام احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ شیخ محمد بشیر آزاد انبالہ شہر

رجسٹرڈ پیلی بھیت کیوں مشہور ہے رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہرا پن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نہایت بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مجرب دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ؑ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود یہاں آکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلسازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے:۔ کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین

مشین سیویاں رنگا پال لمیٹڈ (نو ایجاد)

چکی ہینڈل
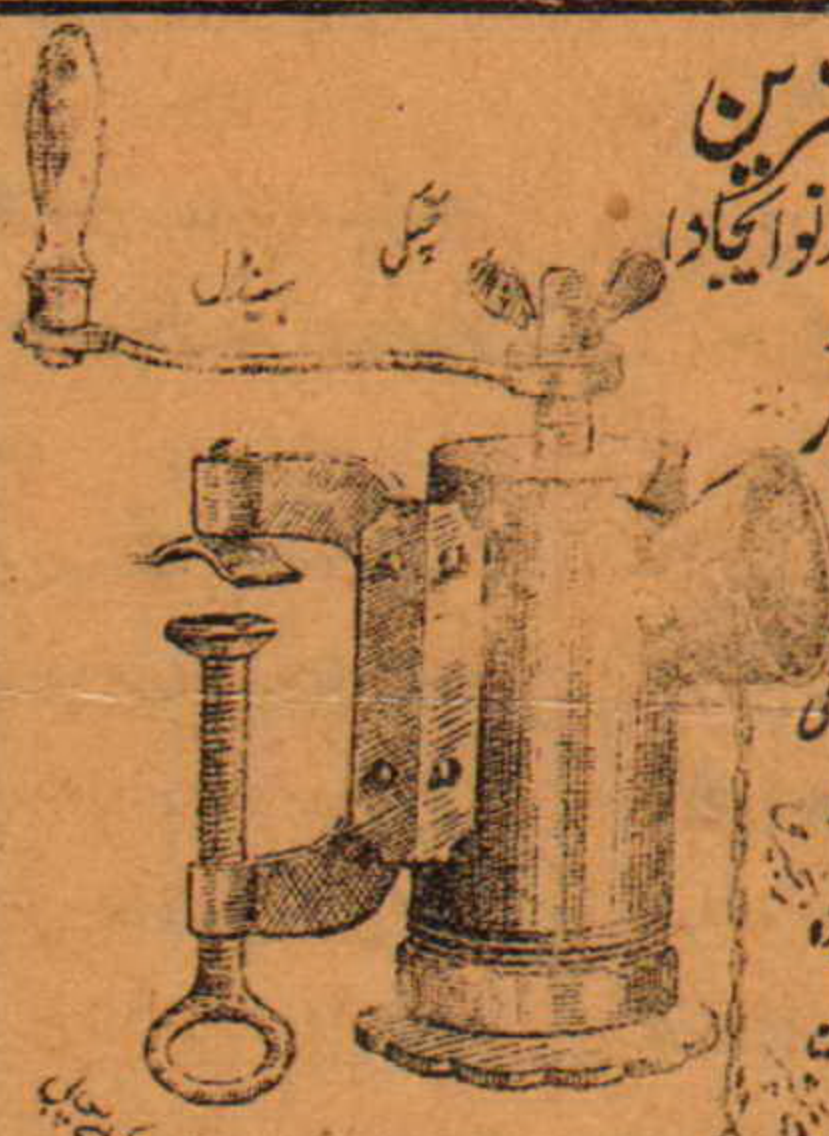
(ملکہ مشینوں کی بادشاہ۔ ملکی صنعت کا بے نظیر نمونہ۔ مروجہ مشینوں کے نقائص سے مبرا خوبصورتی در پائداری میں یکتا چکی سے مزین بناوٹ نہایت سادہ چلنے میں بیحد ہلکی میدہ دھکیلنے کا کارآمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے سوراخ چھلنی دو سو پچاس قیمت سات روپیہ آٹھ آنہ (؏ ۸ ؎)

رشبیر دل) کاریگری کا بہترین نمونہ۔ بڑا سائز۔ ساگو ہینڈل چکی پیتل کے۔ بیرل اندرونی پیچ آہنی نہایت مضبوط کثرت سے مال نکالنے والی رنگین چلنے میں ہلکی قیمت معہ چھلنی پیتل سوراخ چار سو پچاس قیمت چھ روپیہ (؏) قیمت معہ چھلنی آہنی سوراخ دو سو پچاس ۲۵۰ پانچ روپیہ (؏) ہر مشین کے ہمراہ موٹی باریک دو چھلنی محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ منٹوں میں سیروں تازہ بتازہ سیویاں تیار کرکے تناول فرمایئے۔ **خلاف تحریر ہو۔ تو قیمت واپس**

علاوہ ازیں۔ آہنی رہٹ۔ آہنی خراس۔ (بیل چکی) فلور ملز۔ نیشکر کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل چارہ کترنے (چاف کٹر) بادام روغن نکالنے قیمہ بنانے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔ ایم۔ اے۔ رشید۔ اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ (پنجاب)

رشتہ ناطہ کے متعلق اعلان

احباب کرام کی رشتہ ناطہ کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فہرست کے شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس میں قابل نکاح لڑکے اور قابل نکاح لڑکیوں کے نام درج ہونگے۔ پھر وہ فہرست ہر ایک ضرورتمند صاحب کو بھیجدی جائیگی تاکہ وہ اپنے حسب حال رشتوں کے متعلق خط و کتابت کر سکیں۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ قابل نکاح مردوں اور عورتوں کے نام اور ضروری حالات سے جلد سے جلد اطلاع دیدیں۔ تاکہ فہرست مکمل طور پر شائع ہو کر احباب کرام کے لئے سہولت کا موجب ہو سکے۔

ناظر امور عامہ قادیان

انقلاب زندہ باد

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ چہرہ زرد سر پا کر میں درد حافظہ کمزور کسی کام پر دل نہ لگتا چلتے وقت دم چڑھ جاتا پنڈلیوں میں درد محسوس ہوتی ہاتھ پاؤں کھولتے قوت رجولیت جواب دے چکی ہو۔ تو آپ آج سے ہی طاقت کی مشہور شہرہ آفاق دوا "اکسیر البدن" کا استعمال شروع کر دیں۔ آپ اس کے استعمال کے بعد اپنی طبیعت میں حیرت انگیز انقلاب پائیں گے۔ کیونکہ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ اس کے استعمال کا یہ بہترین موسم ہے قیمت ایکماہ کی خوراک پانچ روپے محصولڈاک علاوہ۔

جناب ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس۔ آئی۔ ایم ڈی

انڈین جنرل ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ دوا "اکسیر البدن" کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہو جس کے لئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

دنیا میں آنکھیں ہزار نعمت ہیں

کیونکہ بغیر آنکھوں دنیا اندھیر ہے اگر آپ اپنی پیاری آنکھوں کی حفاظت چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی "موتی سرمہ" کا استعمال شروع کر دیجئے۔ جو ضعف بصر۔ گہرے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی رتوند۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تحریر فرماتے ہیں

کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

ملنے کا پتہ:۔

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برٹش میوزیم لنڈن کی مشہور لائبریری کی چالیس لاکھ کتابوں کی فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ اس کی تیاری میں پچیس سال تک عملہ مصروف رہا۔ ابھی دو سال تک اور یہ کام جاری رہیگا۔ یہ فہرست ایک سو پینسٹھ جلدوں میں شائع ہوگی۔

گورنر باجلاس کونسل بمبئی نے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے اس حکم میں دو ماہ کی توسیع کر دی ہے جو تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں جلسوں کے انعقاد اور جلوسوں کے نکالنے کی ممانعت پر مشتمل ہے۔

مسٹر کالون کولیج سابق صدر جمہوریہ امریکہ کا ۵ جنوری حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ آپ ۱۹۲۰ء میں جمہوریہ امریکہ کے نائب صدر مقرر ہوئے اور جب صدر ہارڈنگ کا اگست ۱۹۲۳ء میں انتقال ہو گیا تو ان کی جگہ صدر مقرر ہو گئے ۱۹ ماہ کام کرنے کے بعد ۱۹۲۴ء میں از سر نو آپ کثرت آراء سے صدر منتخب ہوئے۔

مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس ریاست جموں و کشمیر سے مسٹر پیل نے چارج لے لیا ہے۔ جس وقت دربار کشمیر کے خلاف تحریک شروع ہوئی تھی۔ اس وقت مسٹر لاتھر نے ریاستی پولیس کا چارج لیا تھا۔

برطانیہ عظمیٰ کی وزارت لیبر کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۲ء کو انگلستان کے جملہ بے روزگاروں کی تعداد ۲۱ لاکھ ۷۱ ہزار ۵۰۷ تھی۔ جن میں سے ۱۴ لاکھ ۴۵ ہزار ۵۲۲ ایسے اشخاص تھے۔ جو عارضی طور پر بیکار رہے۔

آئرش فری سٹیٹ میں انتخابات کی مہم کا آغاز ہو گیا ہے مسٹر ڈی ویلرا اور مسٹر کاسگریو اپنے اپنے رفقاء کی معیت میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آراء ہیں۔ مسٹر ڈی ویلرا نے ۷ جنوری ڈبلن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اگر ہم برسر اقتدار آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ حلف وفاداری کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائیگا اور دس برس پہلے قومی طاقتوں میں جو انتشار پیدا ہو گیا تھا وہ دور ہو جائیگا۔ مسٹر ڈی ویلرا نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس قسم کا ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا جس سے زمین کا سالانہ زر خراج نصف ہو جائیگا۔ ایک اخبار نے لکھا تھا۔ کہ برطانیہ مسٹر کاسگریو کو برسر اقتدار لانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ برسر اقتدار ہو جائے تو حلف وفاداری کے مسودہ قانون کو قانون بنا دیا جائیگا لیکن مسٹر کاسگریو نے اس کی تردید کی ہے۔

ہندوستان ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے سرکردہ افسروں نے مہاراجہ الور کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہتے مہاراجہ خود حالات کو سنبھالیں۔ ہاں بیرونی ایجی ٹیٹروں کی روک تھام کے لئے وہ ہر ممکن طریق استعمال کریں گے۔

اسمبلی کی ریلوے سٹینڈنگ فائننس کمیٹی نے ۱۹۳۳-۳۴ء کے ریلوے اخراجات کے لئے سوا نو کروڑ روپیہ منظور کیا ہے

مہاراجہ الور نے حکم جاری کیا ہے کہ تمام میواتی مسلمان جو ریاست کے وفادار ہیں انہیں چاہیئے کہ جلد از جلد ناظم یا دیگر افسران کے پاس جا کر اپنے نام وفادار رعایا میں درج کرالیں جو لوگ ایسا نہیں کریں گے۔ انہیں باغی تصور کیا جائیگا۔ اور اسی حیثیت سے انہیں سزا دی جائیگی۔

بمبئی میں ہندو مسلم فساد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۸ جنوری کو فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۲ مسلمان ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے۔ پولیس نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔

مسٹر جارج برنارڈ شا یورپ کے مشہور ادیب نے جو حال ہی میں آئے ہیں۔ ۸ جنوری بمبئی میں نمائندہ پریس سے کہا کہ اپنے ملکی معاملات کا فیصلہ ہندوستانیوں کو خود کرنا پڑیگا ہندوستان کسی دوسرے کی کوشش سے کامیابی حاصل نہیں کر سکتا اس لئے غیر ممالک سے امداد کی توقع نہ رکھو۔ وہ وقت آنے والا ہے جب انگلستان خود ہندوستان سے علیحدہ ہونے کا آرزو مند ہوگا۔

لکھنؤ میں ایک فقیر پنجابی شاہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جو بھیک مانگ کر گذارہ کرتا۔ ۶ جنوری جب وہ مرنے لگا تو اس نے کہا کہ میری لاش یتیم خانہ کے سپرد کر دی جائے۔ پہلے تو کسی نے توجہ نہ کی۔ لیکن جب یتیم خانہ کے چند ممبران نے تلاشی لی تو اس کی جیب سے ۴۴ پونڈ اور ۸ سو روپے نکلے۔ یہ تمام رقم یتیم خانہ کے سپرد کر دی گئی۔

چینیوں اور جاپانیوں کو برطانوی سفیر نے متنبہ کیا ہے کہ اگر باہمی لڑائی میں چنگوانگٹو میں برطانوی مفاد کو کسی قسم کا نقصان پہونچا۔ تو اس کے جواب میں برطانیہ سخت کارروائی کریگا۔ گورہ رجمنٹ کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو یہ رجمنٹ فوراً مارچ کریگی۔ شنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے شمالی حصہ میں بھی چین اور جاپان کی جنگ کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

برما کی اکسائز پولیس نے ۷ جنوری ناجائز افیون کے ایک ذخیرہ پر چھاپہ مارا اور قریباً سوا لاکھ روپیہ سے زائد کی افیون پر قبضہ کر لیا۔

اٹلی کے وزیر اعظم نے پولیٹیکل و دیگر قیدیوں کو عام معافی دیدی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بیس ہزار قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

ریاست الور سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۸ جنوری گوبندگڑھ تحصیل نوح میں پرامن میواتیوں پر جبکہ وہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے، ریاستی فوج نے گولی چلادی جس کے نتیجہ میں ۸۰ سے زائد مسلمان ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں کی تعداد مزید برآں ہے۔ لوگوں میں شدید ہیجان و اضطراب پھیلا ہوا ہے اور وہ حکومت برطانیہ سے فوری مداخلت کی پرزور درخواست کر رہے ہیں۔

سر عمر حیات خاں ٹوانہ ممبر انڈیا کونسل انگلستان سے تین ماہ کی رخصت پر ہندوستان آئے ہیں۔ آپ ۹ جنوری ساحل بمبئی پر اترے۔

سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر انگلستان سے واپس آ گئے ہیں۔ ان سے جب دریافت کیا گیا کہ کیا وہ سیاسی معاملات کے متعلق گاندھی جی سے ملاقات کریں گے۔ تو انہوں نے کہا ہم کسی ایسے شخص سے ملاقات نہیں کریں گے۔ جو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔

آل انڈیا ہری جن ڈے منائے جانے کے سلسلہ میں ۸ جنوری جبکہ بنارس کے ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ سناتنیوں اور آریوں میں لڑائی ہو گئی۔ آزادانہ لاٹھیاں استعمال کی گئیں جس کے نتیجہ میں بعض آدمی زخمی ہو گئے۔

مہاراجہ الور نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اس خبر کی تردید کرنے کا اختیار دیا ہے کہ وہ تخت و تاج چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

علیحدگی برما کے مخالفین کے لیڈر ڈاکٹر ڈ با ماؤ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ علیحدگی کے مخالفین کی پارٹی میں پھوٹ پیدا ہو گئی ہے آپ نے کہا کہ ہماری پارٹی اس وقت تک علیحدگی کی مخالفت کرتی رہیگی۔ جب تک گورنمنٹ کی طرف سے یہ یقین نہیں دلایا جاتا کہ معقول عرصہ کے اندر برما کو مکمل ذمہ دار گورنمنٹ دیدی جائیگی۔

راجپوتانہ کے کرنل ملر کو ریاست کشمیر میں کرنل ہو گر کی جگہ جو بیس سال کی ملازمت کے بعد ریٹائر ہو گئے ہیں۔ ڈائرکٹر آف میڈیکل سروسز مقرر کیا گیا ہے۔

اعلیحضرت نظام حیدر آباد دکن کے خسر زادہ نواب شیر یار جنگ ڈائرکٹر رجسٹریشن حکومت نظام ایک عمل جراحی کے بعد ۷ جنوری وفات پا گئے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی